THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Wednesday, the November 06, 2013

(98th Session)

Volume X, No. 08

(Nos. 01- 10)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran…………….	1
2.	Deferment of Questions and Answers and Rest of Agenda………………………………	2-3
3.	Point of Order: Resolution of Controversy dated: 30-10-2013 b/w Opposition and Treasury Benches……………………………	4-18

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume-X   SP.X(08)2013

No.08   15

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, the November 06, 2013

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House), Islamabad, at thirteen minutes past twelve in the noon with Mr. Chairman (Syed Nayyer Hussain Bokhari) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ
اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ
سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا
بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾ وَ
يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ
مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿٢٧﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ
قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿٢٨﴾

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ سے عہدِ واثق کرکے اس کو توڑ ڈالتے اور جن (رشتہ ہائے قرابت) کے جوڑے رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کو قطع کردیتے اور ملک میں فساد کرتے ہیں ایسوں پر لعنت ہے اور ان کے لیے گھر بھی برا ہے۔ اللہ جس کا چاہتا ہے رزق فراخ کردیتا ہے اور (جس کا چاہتا ہے) تنگ کردیتا ہے۔ اور کافر لوگ دنیا کی زندگی پر خوش ہورہے ہیں۔ اور دنیا کی زندگی آخرت (کے مقابلے) میں (بہت) تھوڑا فائدہ ہے۔ اور کافر کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی؟ کہہ دو کہ اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو (اس کی طرف) رجوع ہوتا ہے اس کو اپنی طرف کا رستہ دکھاتا ہے۔ (یعنی) جو لوگ ایمان لاتے اور جن کے دل یادِ اللہ سے آرام پاتے ہیں۔ سن رکھو کہ اللہ کی یاد سے ہی دل آرام پاتے ہیں۔

(سورۃ الرعد: آیات 25 تا 28)

Deferment of Questions and Answers and Rest of the Agenda

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اس سے پہلے کہ ہم question hour start کریں، راجہ صاحب! آپ نے ایک کمیٹی constitute کی تھی اپوزیشن سے negotiate کرنے اور انہیں بلانے کے لیے، اس پر کوئی پیش رفت ہوئی؟

سینیٹر راجہ محمد ظفرالحق (قائدِ ایوان): وہ کمیٹی گئی تھی۔ وہاں انہوں نے ان سے بات بھی کی تھی لیکن انہوں نے پھر اپنا agenda ترتیب دیا اور House کے باہر ایک اجلاس بلالیا ہے۔ حالانکہ کوشش یہ ہونی چاہیے کہ بطور اس ایوان کا قابلِ احترام حصہ ہونے کے، حکومت اور اپوزیشن دونوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اس ایوان کی عزت رکھیں اور ایسا کوئی طرزِ عمل اختیار نہ کیا جائے جس سے اس ایوان کی عزت پر حرف آئے۔

میں پرسوں پھر چوہدری اعتزاز احسن صاحب کے پاس ان کے چیمبر میں گیا تھا، رضا ربانی صاحب وہاں موجود تھے۔ وہاں بھی میں نے ان سے یہی گزارش کی کہ آپ معاملات کو اس حد تک نہ لے جائیں کہ مزید بدمزگی پیدا ہو۔ انہوں نے کہا کہ جی ابھی تھوڑی دیر کے بعد ہمارا اجلاس ہورہا ہے، وہاں ہم اس معاملے پر بھی آپس میں مشاورت کریں گے لیکن وہاں سے انہوں نے پھر پریس کو کہا کہ وہ آج سے پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر اپنا ایک open اجلاس رکھیں گے اور وہاں جن امور پر بات کرنی ہے، وہاں کریں گے۔ اس situation کے باوجود اس کو درست کرنا، اس کی اصلاح کرنا، مصالحت کے لیے کوشش کرنا بھی ضروری ہے اور یہ ہمارا فرض بھی ہے۔ میں آپ سے اجازت چاہوں گا کہ اگر میں تھوڑی دیر کے لیے چلا جاؤں۔

جناب چیئرمین: کیوں نہیں، راجہ صاحب! اس کے لیے efforts ہونی چاہییں۔ جی حاصل بزنجو صاحب۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: جناب چیئرمین! راجہ صاحب، غفور حیدری صاحب اور ہم تمام دوست گئے تھے۔ ظاہر ہے کہ حکومت کی زیادہ ذمہ داری بنتی ہے۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اگر آپ اس میں to help out the House as a Chair role ادا کریں تو میرے خیال میں اس کے زیادہ بہتر نتائج نکل سکتے ہیں۔

Mr. Chairman: Why not, obviously I am part of this House,

حاصل بزنجو صاحب! آپ تشریف لائیں، میں آپ سے بات کر لیتا ہوں and at least you suggest کیونکہ already Committee constitute ہوئی ہے اور اس پر کچھ گفت وشنید بھی ہوئی ہے۔ میرے خیال میں جو point of concern ہے اسے بھی دیکھ لیتے ہیں کہ کیا ہے؟ آپ تشریف لائیں and we can discuss all these things but certainly what I want is this that without opposition functioning of the House does not look appropriate and business related things بھی ہیں۔ جیسے راجہ صاحب نے

and they are going to make some efforts for that, let's hope for کہا
اس پر دیکھ لیتے ہیں۔ جی کامران مائیکل صاحب۔some positive things to come,

سینیٹر کامران مائیکل(وفاقی وزیر برائے جہاز رانی و بندرگاہیں): شکریہ، جناب چیئرمین! جیسا کہ اس ایوان میں پاکستان میں بسنے والی تمام communities کی نمائندگی موجود ہے تو میں آج دیوالی کے موقع پر اپنے تمام ہندو بھائیوں کو آپ اور اس ایوان کی وساطت سے مبارکباد پیش کرتا ہوں، ہمارے بھائی یہاں بھی بیٹھے ہیں اور پورے پاکستان میں جہاں ہماری ہندو برادری آباد ہے، ہم انہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(اس موقع پر سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق اپوزیشن سے بات کرنے کے لیے ایوان سے باہر گئے)

جناب چیئرمین: جی بالکل تمام ہندو برادری کو مبارکباد۔ جی ظفر علی شاہ صاحب۔

Point of Order

Resolution of Controversy dated 30-10-2013 b/w Opposition and Treasury Benches

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: شکریہ، جناب چیئرمین! جس طرح محترم راجہ ظفر الحق صاحب نے فرمایا، جس طرح آپ کے جذبات ہیں اور جس طرح دونوں طرف کے تمام ممبران کے جذبات ہیں کہ ایوان کو چلنا چاہیے، اپوزیشن کے بغیر کوئی اجلاس نہیں ہوتا اور حکومت کے بغیر بھی کوئی اجلاس نہیں ہوتا، یہ دونوں interlinked ہیں، تب جا کر national affairs and constitutional business آگے چلتا ہے۔ کمیٹی کے ممبران کی حیثیت سے بھی ہم گئے، انہیں درخواست کی، ان کا موقف درست ہو گا، میں ان کے موقف کی تردید نہیں کرتا لیکن جتنی requests ہم نے کیں، بار بار کیں اور ابھی پھر floor پر راجہ صاحب نے بھی کہا ہے، ہم دوبارہ جانے کے لیے بھی تیار ہیں لیکن جناب چیئرمین! جس طرح بزنجو صاحب نے فرمایا کہ اس میں آپ کی intervention بہت ضروری ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اب بات اُس point پر چلی گئی ہے، frankly speaking میں تو خود

opposition minded آدمی ہوں لیکن شاید اب آپ کو ruling بھی دینی پڑے اور intervene بھی کرنا پڑے۔ جناب والا! walkout کرنا parliamentary politics کا حصہ ہے، ایک گھنٹے کے لیے walkout کرنا، ایک دن کے لیے کرنا یا دو دنوں کے لیے کرنا یہ حصہ ہے اور آج کی Upper House کی اپوزیشن کے Leader of the Opposition luckily وہ ہمارے بھائی ہیں، colleague ہیں، وہ law knowing ہیں، senior most advocate of the country ہیں۔ جناب والا! یہ کبھی ہوا؟ میں with due respect اس ایوان میں آپ کی رائے اور ruling بھی چاہوں گا تاکہ وہ record کا حصہ بن جائے کہ کیا President of Pakistan نے Article 54 کے تحت جو اجلاس طلب کیا ہے یا Secretary Senate کے دستخطوں سے ہمیں جو دیا گیا ہے، وہ یہ اجلاس ہے کہ half of the House وہ باہر فٹ پاتھ پر بیٹھ جائے گا اور half of the House کسی کمرے میں یا کسی house میں بیٹھ جائے گا؟

جناب چیئرمین! یہ purely and with due respect to the Leader of the Opposition, وہ میرے بھائی ہیں، ہمارے بھی لیڈر ہیں لیکن یہ unconstitutional فعل overall پورے کے پورے ایوان کو reflect کرے گا۔ میڈیا، press, دنیا کے لوگ ہم parliamentarians سے بڑے بڑے---

جناب چیئرمین: شاہ صاحب! میں صرف ایک عرض کرنا چاہتا ہوں، آپ نے جو بات in particular with reference to the Leader of the Opposition کی، میرے خیال میں rules بھی کہتے ہیں کہ جو آدمی ایوان میں موجود نہ ہو اور اپنے آپ کو defend نہ کر سکے، اس لیے اس کی جانب بات کرنا مناسب نہیں ہے۔ آپ بات ضرور کریں لیکن اس کے لیے opportunity from the other side بھی ہونی چاہیے۔ Let the better sense prevail and efforts are being made and let's not get into that controversy راجہ صاحب نے ابھی کہا کہ وہ ابھی پھر ایک کوشش کریں گے تو میرے خیال میں we should refrain from pointing out things towards each other that would not be appropriate. میری آپ سے درخواست ہے۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب والا! میں جناب کے sentiments کو appreciate کرتا ہوں لیکن میں کسی کی ذات پر بات نہیں کر رہا، میں تو overall پورے کے پورے ایوان کی بات کر رہا ہوں۔ کیا یہ Article 54 کی پابندی ہو رہی ہے؟ جناب والا! آپ نے ملاحظہ فرمایا ہو گا اور میں آپ کی وساطت سے Secretariat of this House سے بات کروں گا کہ وہاں کرسیاں، ٹینٹ وغیرہ what is this? کس نے facilitate کیا ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح ایک دروازہ کھل رہا ہے کہ کل اسمبلی کا half of the House لاڑکانہ میں چل رہا ہو گا and half of the House لاہور میں چل رہا ہو گا، کیا ہم یہ دروازے کھول رہے ہیں؟ سوال یہ ہے کہ وہ ضرور آئیں، ان کی منت کی ہے، جس طرح جناب فرما رہے ہیں آئندہ بھی ہم منت کرنے کے لیے تیار ہیں لیکن یہ بہت بڑی زیادتی ہے، وہ اتنی زیادتی نہیں ہے جتنی وزیر داخلہ کے ذمے لگ رہی ہے، ہم کہتے ہیں کہ ان کا موقف ٹھیک ہے لیکن یہ کیا کم زیادتی ہے کہ Constitution کے ساتھ کھیل کھیلا جا رہا ہے؟ آدھے آدمی باہر سڑک پر بیٹھ کر کہہ رہے ہیں کہ ہم اجلاس کر رہے ہیں، جناب کو اس کا notice لینا ہو گا اور اس پر آپ کی رائے یقیناً آنی چاہیے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جی مولانا غفور حیدری صاحب۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: جناب والا! پہلی گزارش تو یہ ہے کہ ہندو برادری کے دیوالی کے تہوار پر ان کے تمام ممبران پارلیمنٹ کو میں اپنی جماعت کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میری دوسری گزارش ہے کہ اگر ہم ماضی کی طرف جاتے ہیں تو قومی اسمبلی میں ایسا بھی ہوا ہے کہ پارلیمنٹ کے ممبران کو by force اٹھا کر باہر پھینک دیا گیا، اسی طرح پنجاب اسمبلی کے حوالے سے بھی ہمیں یاد ہے کہ اپوزیشن نے باہر سیڑھیوں پر اجلاس منعقد کیے اور آج سینیٹ میں اپوزیشن جماعتیں Parliament House کے سامنے ٹینٹ لگا کر اپنا اجلاس منعقد کر رہی ہیں۔ یہ ہوتا رہا ہے اور میرے خیال میں یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ لیکن یہاں سب سے اہم بات یہ ہے کہ کوئی خاص issue ہوتا، کوئی انتہائی حساس مسئلہ ہوتا، قومی معاملات اور اس طرح کے مسائل، جن پر اپوزیشن کا بھی نقطہ نظر واضح ہوتا، حکومت کا بھی نقطہ نظر سامنے آتا، اب ایک چھوٹی سی چیز پر بہت کچھ ہو رہا ہے اور ہونے جا رہا ہے۔

ہم نے اپنے دوستوں کو بھی جو حکومت کے زیادہ ذمہ داران ہیں، ان کی خدمت میں بھی گزارش کی ہے کہ بہرحال ہمیں اس ایوان کو چلانا بھی ہے اور اپوزیشن کے دوستوں کو بھی منا کر لانا ہے۔ آج جو تجاویز سامنے آئیں، ان کی روشنی میں ابھی راجہ ظفر الحق صاحب تشریف لے گئے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس کا کوئی نہ کوئی حل نکل آئے گا لیکن اپوزیشن کی خدمت میں بھی میری یہ گزارش ہو گی کہ آج نہیں تو کل انہیں بھی ایوان میں آنا ہے۔ بالفرض اگر وہ اس طرح نہیں آئیں گے تو پھر وہ کل requisition کریں گے اور ہاؤس میں آئیں گے۔ اس لیے معاملات کو اس حد تک نہیں لے جانا چاہیے۔ اس وقت ہمارے ملک کی جو صورتحال ہے ایسے موقع پر ہمیں ہر حال میں یکجہتی کا مظاہرہ کرنا چاہیے، اتفاق و اتحاد کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ میری نظر میں یہ کوئی اتنا بڑا issue نہیں ہے، یہ کوئی قومی issue نہیں ہے جس کو دونوں side سے بڑھا چڑھا کر اس حد تک لے جایا گیا ہے۔ بہرحال ہماری کوشش ہو گی کہ ہم اپنے دوستوں کو منا کر لے آئیں اور خوش اسلوبی سے یہ مسئلہ طے ہو جائے۔ اس کو عزت نفس کا مسئلہ بھی نہیں بنانا چاہیے۔ مجھے امید ہے کہ اس کا کوئی حل آج یا کل تک نکل آئے گا۔ بڑی مہربانی۔

جناب چیئرمین: بڑی مہربانی۔ جی رفیق رجوانہ صاحب۔

Senator Malik Muhammad Rafique Rajwana: Thank you! Mr. Chairman! Sir, I fully endorse the initiative taken by Senator Hasil Bizenjo and Molana Ghafoor Haideri *sahib*. I also appreciate the gesture given by the Chair that you can use your good office in this regard. If you go to the issue, I think we should refrain from that who is right on merits. I hope your good–self has gone through the proceedings of the House. I had also the opportunity to go through that and I quote here my humble view, I am not discussing on merits, just for the information of the august House and the press sitting in the gallery that the proceedings are evident; Chaudhry Nisar has said that the provincial governments have given this figure and I will re–verify it. When we went to the Committee though I was not the member of the Committee but I

also accompanied them, it was the demand from the other side − from the Opposition that what has been said by Chaudhry Nisar Ali Khan *sahib* in the House that answer was incorrect and the same be withdrawn. But again I will refrain what is said in the proceedings; whether it meets with the requirement or the demand of the Opposition which was said to us in the Committee and to which they are still strict. The question is that the country is facing the turmoil one after the other, whether at this juncture should we give a message of unity, discipline; I don't say that any side is indisciplined, but this is my wish, demand and humble request on my part that the nation is facing problem since long and the basic issue should not be stretched to the extent to which it might not be addressed. What message we are conveying to the people – to the common man whether the common man is interested to note that whether the session of the Senate is being convened in the open plot or in this House. So, my humble submission would be again sir, that this matter must be reconciled in the larger interest of the country and then another thing is sir, the Opposition has raised the voice, they have got registered their protest. I as a student of politics which I have learned from this House this time and in the previous regime when I was also a Senator when my learned friend Aitzaz Ahsan *sahib*, Raza Rabbani *sahib*, they all were the Senators, I learned a lot from them and still I am in the learning process. The protest has been lodged. It has been widely publicized in the electronic and the print media. I think, this is sufficient if they feel their right to convey the people and to convince the common man that their demand is genuine, after that my request would be that they should have come in the House, we have requested them and I hope Raja *sahib*; well veteran, senior leader and Leader of

the House has gone, my humble submission and request on the floor of this House would be that the matter should be finished as they have got their protest registered. They have conveyed it to the people, whether the people are convinced or not, the basic and main agenda is the economy, the drone attacks, the visit of the Prime Minister to the United States and the situation with which we are confronted today, it demands, rather it is our bounded duty that we should redress the problems and we should tell the people what are the real issues and what we are doing and what we will do sir. So, again I would say, I really appreciate your gesture and I hope you will use your good office, your honour to get the issues settled so that the House is to run in a proper manner. There is no cavil to this proposition that the House cannot be run without Opposition. Both the Opposition and the Treasury Bench are the part and parcel of this House. Thank you very much sir.

Mr. Chairman: Thank you. Yes Abbas Afridi *sahib*.

سینیٹر عباس خان: جناب! میں نے کوئی بات اس بارے میں نہیں کرنی کیونکہ ہم قوم کو نظر آرہے ہیں کہ ہم کتنے سنجیدہ ہیں۔ اسی لیے میں نے اپنی مزید بے عزتی نہیں کروانی۔ اگر ہم ایک سسٹم سے چلیں تو بہتر ہوگا۔ یہ Question Hour ہے اور اس کے بعد points of order میں کیے جائیں تو یہ بات بہت ضروری ہے۔ جناب! میں نے صرف یہ بات کرنی تھی۔

جناب چیئرمین: عباس خان صاحب! آپ نے یہ درست کہا لیکن آپ دیکھیں کہ سوالات کے جو papers ہیں ان میں

majority of the questions are from other side and having a session for the sake of session that would not be appropriate what I feel.

We have to find what the point of controversy is. That is the major issue.

کہ کس نکتے پر اپوزیشن اور گورنمنٹ متفق نہیں ہو سکتیں اور وہ controversial point کیا ہے۔ اس پر deliberations ہونی چاہییں اور اس پر both sides should convince each other and secondly what I feel is this کہ ہم نے حکومتیں دیکھی بھی ہیں، Treasury Benches and Opposition بھی دیکھیں

more responsibility lies on the Treasury Benches also and at the same time responsible attitude is required from the other side also. If we cannot resolve our issues while sitting over here what would be the nation expecting from us. That is the point.

حاصل بزنجو صاحب نے کہا

certainly they met me in my office and asked me that I should use my office to do something in this regard, I will certainly do that but let's come to the point that what is the point of controversy between both the sides. First, we have to determine that and then we can persuade somebody to either side or in the larger interest of the Parliament and in the larger interest of the House

ہم Question Hour شروع کر دیں اور questions کرنے والے موجود نہیں ہیں

then it would be a sort of joke with the Parliament proceeding what I feel. Let's try to resolve this issue and it is the desire from both the sides. What I feel is there a desire from both sides to resolve this issue but certainly we have to resolve an issue which has become a controversial and certainly we need the efforts of all those.

یہاں بہت سارے ایسے معتبرین ہیں جنہوں نے یہاں لمبا عرصہ گزارا اور وہ پارلیمانی practice سے واقف ہیں، ان کے good offices بھی use کیے جا سکتے ہیں اور certainly میں یہ feel کرتا ہوں کہ اس مسئلے کو resolve ہونا چاہیے۔ میں یہ مناسب سمجھتا ہوں اگر

this is the sense of the House that we should adjourn it for tomorrow and in the meantime we should give an opportunity to both sides to resolve the issue.

جی حاصل بزنجو صاحب۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: جناب! Leader of the House نے آپ سے request کی تھی کہ میں تھوڑی دیر کے لیے جا رہا ہوں تو میرا خیال ہے کہ let him come first. آپ Leader of the House کا انتظار کریں کہ وہ آجائیں۔

جناب چیئرمین: جی، عبدالرؤف خان صاحب۔

سینیٹر عبدالرؤف خان: شکریہ، جناب چیئرمین! جیسا کہ تمام parliamentarians کو یہ معلوم ہے کہ پارلیمنٹ کا وقار، تقدس اور اس کی خوبصورتی حکومت اور اپوزیشن کی موجودگی اور اس سلسلے میں ایوان کو چلانے میں ایک ایسا طریقہ کار ہے جس سے عوام مطمئن ہوتے ہیں۔ تقریباً دو چار دنوں سے تسلسل کے ساتھ ایوان کی وہ کارروائی دیکھنے میں نہیں آرہی ہے جس سے ہمارے عوام مطمئن ہوں۔ اس ایوان کو ہم نے چلانا ہے، being a junior parliamentarian میں نے پہلے دن ایک بات یہاں پر آکر کہی تھی کہ عوام جس مقصد کے لیے ہمیں یہاں بھیجتے ہیں اور جن کی ہم نمائندگی کرتے ہیں، اس ملک کو جو challenges درپیش ہیں ان کو نمٹانے کے حوالے سے اگر ہم یہاں پر ایسے efforts کر سکیں جس سے ہمارے عوام کی مشکلات میں کمی آئے تو اس ایوان کے حوالے سے، عوام کی خدمت کے حوالے سے اور ان کی مشکلات کم کرنے کے حوالے سے لوگ ہمیں اپنے نمائندے سمجھ سکتے ہیں بصورت دیگر جب ہم یہاں پر آتے ہیں تو لاکھوں روپے کے اخراجات ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود یہاں پر daily جو صورتحال بنتی جا رہی ہے، میں یہ کہنا چاہوں گا کہ حکومت کا یہ فرض بنتا ہے اور ان پر اس

حوالے سے pressure بھی ہوتا ہے کہ انہوں نے ایوان چلانا ہوتا ہے۔ اس لیے اس حوالے سے ہمیں زیادہ سے زیادہ کام کرنا چاہیے۔ ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں میں ہمیں نہیں پڑنا چاہیے۔ اگر ہم بروقت اصلاح کرتے تو آج یہ صورتحال پیدا نہ ہوتی۔ اس لیے قائد ایوان اور ہمارے senior parliamentarians گئے ہیں اور وہ کوشش کریں گے کہ اپنی اپوزیشن کو منا سکیں اور جو ہم نے انا کا مسئلہ بنایا ہے اور ایک چھوٹی سی بات کو ہم وہاں تک لے گئے ہیں جہاں پر سڑکوں یا ایوان سے باہر اجلاس منعقد ہو رہے ہیں اس سے ساری دنیا میں ہمارا اچھا image نہیں جا رہا ہے۔ اس وقت ملک کو جو challenges درپیش ہیں خصوصاً law and order کے حوالے سے، economy کے حوالے سے اور جن باقی مسائل سے ہم دوچار ہوتے جا رہے ہیں اس حوالے سے بھی ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ اپوزیشن اور حکومت دونوں جانب سے سنجیدگی کا مظاہرہ کیا جائے۔اس ایوان کو چلانے کے لیے ہم سب سنجیدہ ہوں اور ہم اپنے تمام دوستوں کو ساتھ لے کر اس ایوان کو چلائیں۔ جس طرح میرے معزز ساتھیوں نے کہا کہ ہم سب نے مل کر جو کمیٹی بنائی ہے اس کمیٹی کو پھر جا کر اپنے اپوزیشن کے دوستوں کو منا کر ایوان میں لانا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جعفر اقبال صاحب۔

سینیٹر چوہدری محمد جعفر اقبال: شکریہ، جناب چیئرمین! حاصل بزنجو صاحب نے بڑی اچھی تجویز دی ہے اور آپ کا بھی بڑا دل ہے، آپ نے کہا کہ میرا آفس اس کام کے لیے تیار ہے۔ جیسا کہ کل اپوزیشن نے اعلان کیا تھا کہ ہم متبادل اجلاس کرنے جا رہے ہیں۔ مناسب اور بہتر بھی یہی ہوتا کہ یہاں آپ چونکہ custodian of the House ہیں آپ اس مسئلے میں indulge ہوتے اور آج یہ صورتحال پیدا نہ ہوتی۔ غالباً تاریخ میں پہلے ایسے نہیں ہوا کہ سینیٹ کا متبادل اجلاس بھی ہوا ہو جو rule 3 کی clear cut violation ہے کیونکہ rule 3 کہتا ہے کہ سینیٹ کے اجلاس کے لیے صدر صاحب summon کرتے ہیں اور سیکرٹری سینیٹ آپ کی وساطت سے جگہ اور time کے بارے میں notification کرتے ہیں۔ جناب چیئرمین! جیسا کہ آپ نے حاصل بزنجو صاحب سے کہا کہ آپ آئیں اور اس پر مشورہ کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب راجہ صاحب، Leader of the House گئے ہیں اور اللہ کرے کہ ان کی کاوش سے کوئی result نکلے۔ اگر خدانخواستہ نہ نکلے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ جو

حکومتی کمیٹی ہے اس کو اپنے پاس بلالیں اور اپوزیشن سے بھی دو تین بندوں کو بلالیں، ان کی بھی بات سن لیں، ہماری بھی بات سن لیں اور اس کے بعد یہ جو deadlock ہے اس کو ختم کریں کیونکہ آپ اس House کے referee and custodian ہیں۔ اس کو ختم کرنے کے لیے آپ اپنے good offices استعمال کریں کیونکہ جو ہماری ذمہ داری ہے، عوام کی نمائندگی کے حوالے سے یا قومی issues کے حوالے سے اور آج ملک میں جو حالات ہیں، تاریخ گواہ ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایسے گھمبیر حالات نہیں ہوئے۔ لہذا جو یہ کام آپ آج پایہ تکمیل پر پہنچائیں گے تو یقینی طور پر جو ایجنڈا House Business Advisory Committee میں طے پایا تھا، اس میں خارجہ، داخلہ اور Economy کے حوالے سے بڑے اہم issues ہیں، ہم اس ایجنڈے پر بحث کر سکیں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی صاحب۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much Mr. Chairman. Mr. Chairman! first of all, on behalf of Muttahidda Qaumi Movement I wish all Pakistanis belonging to the Hindu community − a very happy *dewali*, we share with them their joy, we are part and parcel with them in this day of rejoicing for them. We hope that the coming year brings them prosperity, peace and all happiness. So, first of all, I would like to take this opportunity of commending the role played by you sir, throughout this process − this unfortunate process which led to the Opposition boycott. You have acted with great grace and dignity throughout the proceedings, you have tried your best to control and run the House in the best interest of the democratic traditions, but unfortunately such situation arose and today we have the Opposition sitting outside running a mock session of their own.

First of all, let me clarify that there can only be one session of the Senate of Pakistan and that is this session. The Session has

to be called by the President of Pakistan. It has to be presided over by the duly elected Chairman, the Deputy Chairman or a member of the Committee constituted by him − Panel of Presiding Officers and its place and date is as prescribed by the Secretary. So, there is no doubt and there can be no ambiguity that there are two sessions being run, but actually there is only one session and this is this one of which we are part and parcel. The other one is the Opposition's, it is their right, I am not there, I don't hold the brief for them but it is the right of the Opposition to hold public meetings, it is guaranteed under the Constitution of Pakistan, freedom of assembly, they can exercise it to the best of their thoughts and their strategy. We have mock trials, we have mock debates and these types of things have happened before, they are very unfortunate, I don't condemn it but unfortunately, it has come to this only because we are all beating about the bush. There is nobody in this House whether it is the honourable Opposition or the most honourable members of treasury benches or even us, who are the independent group, all of us desire that this House should be run on democratic lines and that can only happen if the honourable Opposition is present. We wish them to be present. Two days ago, I appealed to the Opposition on behalf of my group to enter this House. My group is sitting in this House, we are not with the Government, we are not with the Pakistan Peoples Party, we are an independent group, we are sitting here because we want the proceedings to be run, we want the House to be run and because the House represent the people of Pakistan and the people of Pakistan are expecting great things from this House. They are hoping that the problems that they are facing are resolved, the slings and arrows of outrages that they are unfortunately being

subjected to because of the law and order situation, the high prices, almost daily rising of the electricity and petroleum charges and gas bills. The daily rise in prices of consumers' items, the drone attacks, the law and order situation, the sectarian killings have again cropped up and such numerous problems, they are wanting the solutions, they are wanting the elected representatives to talk about, and discuss them and to legislate, that is our duty to legislate and to try to stop and to improve the pitiable condition of the poor masses of Pakistan and yet we are......

(اس مرحلے پر اذان ظہر سنائی دی)

جناب چیئرمین: کرنل صاحب! اب آپ conclude کر لیں۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: So, sir, I was saying that unfortunately, we have come to this stalemate. Eeverybody has spoken very wisely because they all want a solution. They all want the same thing. We all want the same thing. We want this House to be run with the Opposition presence but everyone has suggested that we go to the Opposition. Sir, you cannot clap with one hand. The team that was selected, they have gone to the Opposition and the Opposition to a great extent has shown some grace, to a great extent they have put down their demands and the final demand is that if the honourable Interior Minister comes and just repeats the words he has already uttered and no further need for any apology, no need for any words of niceties or anything else is not required. So, the team should also go to the honourable Interior Minister and, sir, you are so kind that you have said that you will use your good offices. Let both of

them come to you, sir. Let the Opposition, the Government and everybody connected come to you and the honourable Minister should also be requested not to show so much stiffness concern has to be shown, the Government must always show magnanimity, they must always be the ones to initiate. Opposition's role is to try to disrupt. Opposition's role is to oppose almost anything. Opposition's role is to oppose, that is their name – the Opposition. Opposition means to oppose everything that the Government wants. So, that is part and parcel of their role in Parliament. Parliamentary traditions, throughout the world, allow them but here it is a question of both sides showing as much concern as possible. The Opposition has already toned down their demands and now it is for the Government side to go and talk to the Minister concerned because we have been held hostage by only an individual, that is, honourable Minister and all he has to do is to come here and just repeat the words what he has already said and now he does not have any other problem even the Ministry of Defence yesterday has clarified that the figures were wrong. So, if there is no bone of contention left any more and I do not see why this stalemate is going on. It is just a question of egos and egos cannot hold a Parliament to ransom. Thank you very much, Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Thank you. Humayun Khan.

سینیٹر محمد ہمایوں خان: شکریہ جناب چیئرمین! مجھے موقع دینے کا کہ میں اس issue پر بولوں۔ جناب والا! گو کہ سیاست میں میری زیادہ پرانی history نہیں ہے لیکن پونے پانچ سال ہوگئے ہیں مجھے بھی اس ایوان میں آتے ہوئے اور آپ جیسے seniors سے ہم نے بہت کچھ سیکھا لیکن یہ جو پچھلے کچھ دنوں سے ہو رہا ہے یا یہ جو incident ہوا ہے، ایسا نہ میں نے اس سے پہلے سنا ہے اور نہ اس دوران میں نے اس ایوان میں دیکھا ہے اور نہ ہی دوسرے ایوان میں دیکھا ہے۔

جناب چیئرمین! جب لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ کیا مسئلہ ہے تو ہم ان کو بتاتے ہیں کہ ایک سوال کا جواب غلط دیا گیا تھا یا وزارت کی طرف سے غلط جواب آیا تھا تو وہ کہتے ہیں کہ جی یہ کیا بات ہوئی۔ سوالات کے جوابات تو ہمیشہ ہی غلط آتے ہیں تو اس پر اتنا زیادہ protest اور اتنا زیادہ reaction کیوں ہے۔ جناب والا! میری نظر میں غلط جواب سے زیادہ معاملہ رویوں کا ہے۔ اگر چوہدری صاحب کے رویے سے شکایت ہے تو چوہدری صاحب کو بھی ان سے شکایت ہے بلکہ آپ کو یاد ہوگا کہ جب سوال پوچھا گیا اور انہوں نے شروع میں جواب دیا تو اس پر protest آیا تھا اور اسی رویے پر چوہدری صاحب نے ایک دم کہا تھا کہ یہ کیا طریقہ ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ پہلے اپوزیشن کا رویہ صحیح نہیں تھا اور اس پر پھر بہت کچھ ہوا۔

Mr. Chairman: Let us not discuss and pre-empt all those efforts which are being made. Let us not discuss all those things because rather we would be pre-empting to evade all those efforts which are being made from the Treasury benches now.

سینیٹر محمد ہمایوں خان: جناب والا! میں صرف ایک احساس دلانے کی بات کر رہا ہوں۔ جناب والا! ایک انجینئیر ہونے کے ناطے میں تو calculations میں جاتا ہوں۔ یہ جو اجلاس بلایا گیا ہے، کل تقریباً ایک لاکھ روپے کا چیک ہر رکن کو ملا ہے اس اجلاس کا اور ہم 104 ارکان ہیں اس طرح ایک کروڑ روپے کے قریب یہ ہو جاتا ہے۔ باقی مجھے نہیں پتا کہ سٹاف کتنا ہے۔

Mr. Chairman: You yourself are inviting certain things.

سینیٹر محمد ہمایوں خان: جناب والا! ڈرائیوروں تک TA/DA وغیرہ سیشن کے دوران ملتا ہے۔ اب یہ ایجنڈا بھی ان کا ہے۔ جو اہم issues انہوں نے point out کیے ہیں، they are very honourable members لیکن یہ وقت قوم کا ضائع ہو رہا ہے حالانکہ اہم issues پر بات ہونی چاہیے لیکن وہ نہیں ہو رہی ہے۔

Mr. Chairman: Again I am requesting you, let us not ponder upon all those issues rather we would be pre-empting to evade their efforts. Thank you.

سینیٹر محمد ہمایوں خان: جناب والا! میں تھوڑا سا صرف یہ کہوں گا کہ جی وہ مہربانی کرکے آئیں اور دوبارہ requisition دینے کی بجائے، قوم کا وقت اور پیسا ضائع کرنے کی بجائے وہ یہاں آئیں۔ ویسے بھی چوہدری صاحب آئیں گے اور correct figures دیں گے اور ان کے سوالات کے جوابات بھی دیں گے اور انہوں نے کہا بھی ہے کہ میں جواب دوں گا۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Jaffer Iqbal *sahib*, I have a request that let us not get into the debate because we are in process of all those efforts. So, the item No.2, 3 and 4….

سینیٹر چوہدری محمد جعفر اقبال: جناب چیئرمین! debate نہیں کر رہا ہوں بلکہ میں ایک چیز کہنا چاہوں گا، کیونکہ discussion کافی ہوئی ہے، میں نے پہلے Rule 3 کا ذکر کیا تھا جب میں point of order پر کھڑا ہوا تھا۔ دیکھیں جناب والا! یہ پہلی مرتبہ ہو رہا ہے اور مہربانی فرما کر Rule 3 کو پڑھ کر اگر آپ اس پر ruling دے دیں کیونکہ کل یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم چار دوست اکٹھے ہو جائیں اور سینیٹ کا اجلاس باہر بلا لیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں آپ کی طرف سے ruling آجائے کہ یہ illegal ہے، یہ غیر قانونی ہے، ایسا اجلاس ہرگز نہیں ماننا چاہیے۔

Mr. Chairman: Let us not get into controversy right now. We are in a process, when a proper motion would come then I will move on that. Item No.2, 3 and 4 on the orders of the day are being deferred. The House stands adjourned to meet again on Thursday, the 7th November, 2013 at 10:30 A.M.

[The House was then adjourned to meet again on Thursday the 7th November, 2013 at 10:30 A.M.]